31819- عمرہ کرنے کا طریقہ

سوال

میں عمرہ کا تفصیلی طریقہ جاننا چاہتا ہوں.

پسندیدہ جواب

اللہ تعالی کے ہاں کوئی عبادت بھی اس وقت تک قبول نہیں ہوتی جب تک اس میں دو شرطیں نہ پائی جائیں اور دو شرطیں یہ ہیں :

پہلی : اللہ تعالی کے لیے اخلاص وہ اس طرح کہ اس عبادت سے اللہ تعالی کی رضا اور خوشنودي اور دار آخرت چاہی جائے اور اس میں کسی بھی قسم کی ریاکاري اور دکھلاوا شامل نہ ہو اور نہ ہی وہ عمل دنیا کے لیے کیا جائے.

دوسري شرط : اس عبادت میں قولی اور عملی طور پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع وپیروي ہونا ضروري ہے ، اور جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی معرفت وپہچان نہ ہو اس وقت تک نبی کریم صلی اللہ وسلم کی اتباع بھی نہیں ہو سکتی.

اس لیے جو کوئی بھی اللہ تعالی کی عبادت کرنا چاہتا ہو-چاہے وہ عبادت حج یا عمرہ یا کوئی اور عبادت ہو-اسے چاہیے کہ وہ اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ سیکھے تا کہ اس کا وہ عمل سنت نبوي صلی اللہ علیہ وسلم کے موافق ہو.

ذیل کی سطور میں ہم سنت نبویہ میں وارد عمرہ کا طریقہ درج کرتے ہیں :

عمرہ مندرجہ ذیل چار اشیاء پر مشتمل ہوتا ہے :

احرام ، بیت اللہ کا طواف ، صفا اور مروہ کی سعی اور سر کے بال منڈانا یا چھوٹے کروانا.

اول : احرام باندھنا :

حج یا عمرہ میں داخل ہونے کی نیت کو احرام کہا جاتا ہے.

جب کوئی شخص احرام باندھنا چاہے تو سنت یہ ہے کہ غسل جنابت کی طرح غسل کرے اور اپنا لباس اتار دے اور بہترین قسم کی خوشبو کستوري وغیرہ جو میسر ہو سکے سر اور داڑھی میں لگائے اور چادریں زیب تن کرے اور یہ خوشبو احرام کے بعد بھی اس کے جسم سے آتی ہو تو اسے کوئی نقصان نہیں اس لیے کہ بخاري اور مسلم شریف میں مندرجہ ذیل حدیث ہے :

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب احرام باندھنے کا ارادہ فرماتے تو جو خوشبو ملتی اسے لگاتے ، پھر اس کے بعد میں کستوري کی چمک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اور داڑھی میں دیکھتی. صحیح بخاري (271) صحیح مسلم (1190).

حدیث میں الوبیص کے معنی چمک ہیں.

اوراحرام کے وقت عورتوں اورمردوں کے لیے غسل کرنا سنت ہے حتی کہ حائضہ اورنفاس والی عورت کے لیے بھی غسل کرنا سنت ہے اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسماء بنت عمیس نفاس کوحالت میں ہی احرام کے وقت غسل کرنے اور لنگوٹ باندھ کراحرام باندھنے کا حکم دیا تھا دیکھیں صحیح مسلم حدیث نمبر (1209) .

پھر غسل کرنے اورخوشبولگانے کے بعد احرام کا لباس زیب تن کرے اوراگر فرضی نماز کا وقت ہو تونماز ادا کرے لیکن حائضہ اورنفاس والی عورت نمازادا نہیں کرے گی اوراگرفرضی نماز کا وقت نہ ہوتودورکعت تحیۃ الوضوء کی نیت سے ادا کرلے ، نماز سے فارغ ہوکرقبلہ رخ ہواوراحرام کی نیت کرے .

یہ بھی جائز ہے کہ وہ سواري (گاڑي) پرسوار ہونے اورکوچ کرنے تک احرام کی نیت مؤخر کرلے لھذا میقات سے مکہ مکرمہ روانہ ہونے سے قبل احرام کی نیت کرے .

اورپھر لبیک اللھم عمرۃ کہے اورپھروہ تلبیہ کہے جونبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تھا اس کے الفاظ یہ ہیں :

(لبیک اللھم لبیک ، لبیک لاشریک لک لبیک ، إن الحمد والنعمۃ لک والملک لاشریک لک) اے اللہ حاضر ہوں میں حاضر ہوں ، میں حاضرہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں ، یقینا نعمتیں اورتعریفات اوربادشاہی تیري ہی ہے تیرا کوئی شریک نہیں .

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تلبیہ میں لبیک الہ الحق کے الفاظ بھی شامل تھے ، اورابن عمررضي اللہ تعالی عنہ اپنے تلبیہ میں (لبیک وسعدیک ، والخیر بیدیک ، والرغباء إلیک والعمل)(میں باربار حاضرہوں تیري رغبت اورعمل بھی تیرے لیے) کے الفاظ زيادہ کیا کرتے تھے .

مرد کوچاہیے کہ وہ تلبیہ بلند آواز سے کہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اورمجھے حکم دیا کہ میں اپنے صحابہ اورجولوگ میرے ساتھ ہیں انہیں حکم دوں کہ وہ تلبیہ بلند آواز سے کہیں. علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابوداود (1599) میں اسے صحیح قرار دیا ہے .

اورنبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے : سب سے بہترین حج وہ ہے جس میں تلبیہ بلند آوازسے کہا جائے اورقربانی کا خون بہایا جائے. علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الجامع (1112) میں اسے حسن قرار دیا ہے .

حدیث کے الفاظ العج کا معنی تلبیہ بلند آواز سے کہنا اورالثج کا معنی قربانی کا خون بہانا ہے .

اورعورت صرف اتنی آواز سے تلبیہ کہے جواس کے ساتھ والی کوہی سنا جائے لیکن اگراس کے آس پاس غیر محرم مردہوں تواسے تلبیہ اونچی آوازسے نہیں کہنا چاہیے بلکہ وہ پست آواز سے کہے کہ کسی کوسنا نہ جائے .

اوراگراحرام باندھنے والے شخص کوکسی چیز کا خوف ہوکہ وہ اسے عبادت مکمل کرنے سے روک دے گی (مثلا بیماري یا دشمن یاروکا جانا یا کوئی اورسبب) تواس صورت میں اسے احرام مشروط کرلینا چاہیے اوراس کے لیے وہ مندرجہ ذیل الفاظ کہے :

(إن حبسنی حابس فمحلی حیث حبستنی) اگرمجھے کسی روکنے والے نے روک دیا توجہاں مجھے روکے وہی میرے حلال ہونے کی جگہ ہوگی .

یعنی اگرمجھے بیماري یا تاخیر وغیرہ میں سے کسی مانع نے یہ عبادت مکمل کرنے سے روک دیا تومیں اپنے احرام سے حلال ہوجاؤں گا .

اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ضباعۃ بنت زبیر رضي اللہ تعالی عنھا کوجب انہوں نے بیماري کی حالت میں احرام باندھنا چاہا توانہیں حکم دیا کہ وہ اپنے احرام کومشروط کرلیں اورکہا کہ تم جومستثنی کروگی وہ تمہارے لیے تمہارے رب پرہوگا . صحیح بخاري (5089) صحیح مسلم (1207) .

لھذا جب احرام کومشروط کرنے کے بعد حج یا عمرہ کرنے میں اسے کوئی مانع پیش آجائے تواحرام کھول دے اوراس پر کوئی چیزلازم نہیں آئے گی.

لیکن جسے عبادت مکمل کرنے میں کسی مانع کا خدشہ نہ ہو تواس کے لائق نہیں کہ وہ احرام کومشروط کرے اس لیے کہ نہ تورسول کریم صلی اللہ وسلم نے خوداحرام کومشروط کیااورنہ ہی ہر کسی کومشروط کرنے کاحکم دیا,بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضباعۃ بنت زبیر رضی اللہ تعالی عنھا کوبیماري کے باعث مشروط کرنے کا حکم دیا تھا.

محرم شخص کے لیے کثرت سے تلبیہ کہنا ضروري ہے خاص کرجب حالات اورجگہ میں تبدیلی ہو مثلاکسی بلند جگہ پرچڑھے یاچڑھائی سے نیچے اترے یارات شروع ہویادن چڑھے ، اور تلبیہ کہنے کے بعداللہ تعالی کی رضاوخوشنودي اورجنت طلب کرے اوراس کی رحمت سے آگ سے پناہ طلب کرتا رہے.

دوران عمرہ احرام سے لیکرطواف کی ابتداکرنے تک تلبیہ کہنا مشروع ہے لھذا جب طواف کی ابتداکرے تو تلبیہ کہنا ختم کردے.

-مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے لیے غسل کرنا :

جب مکہ مکرمہ کے قریب پہنچے اوراگریسر ہوسکے تواسے میں داخل ہونے کے لیے غسل کرنا چاہیے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں داخل ہونے کے لیے غسل فرمایا تھا. صحیح مسلم (1259)

دوم : طواف :

جب مسجد حرام میں داخل ہوتودایاں پاؤں اندر رکھے اورمندرجہ ذیل دعاپڑھے :

(بسم اللہ ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ ، اللھم اغفرلی ذنوبی ، وافتح لی أبواب رحمتک ، أعوذباللہ العظیم ، وبوجہ الکریم ، وبسلطانہ القدیم من الشیطان الرجیم) اللہ تعالی کے نام سے اوراللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پردرودوسلام ہو، اے اللہ میرے گناہ بخش دے اورمیرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے ، میں عظیم اللہ اوراس کے عزت والے چہرے اوراس کی قدیم بادشاہی کے ساتھ شیطان مردود سے پناہ مانگتا ہوں.

پھر حجراسود کی جانب جائے اوردائیں ہاتھ سے اس کا استلام کرے اوراس کا بوسہ لے اوراگر بوسہ لینا مشکل ہو تواپنے ہاتھ سے حجراسود کوچھوکرہاتھ کا بوسہ لے لے (حجراسود کوہاتھ سے چھونے کانام استلام ہے) اوراگراستلام کرنا بھی ممکن نہ ہو توحجراسود کی جانب رخ کرکے اس کی جانب اشارہ کرکے تکبیر کہے اورہاتھ کو نہ چومے.

حجراسود کا استلام کرنے میں بہت فضیلت ہے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کافرمان ہے :

اللہ تعالی روزقیامت حجراسود کولائے گا تواس کی دوآنکھیں ہونگی ان سے دیکھے گا اورزبان ہوگی جس سے بات کرے گا اورجس نے بھی اس کا حقیقی استلام کیا ہوگا اس کی گواہی دے گا. علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الترغیب والترھیب (1144) میں اسے صحیح قراردیا ہے.

اورافضل یہ ہے کہ وہ دھکم پیل نہ کرے اورباقی لوگوں کوتکلیف واذیت نہ دے کیونکہ حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ تعالی عنہ کوفرمایا تھا :

اے عمر توقوي وطاقتور شخص ہے حجراسود پر بھیڑنہ کرکیونکہ کمزورونا تواں کوتکلیف دے گا,اگرفرصت پاؤ تواس کا استلام کرلوورنہ اس کی جانب رخ کرکے تکبیرکہ لو. مسنداحمد (191) علامہ البانی رحمہ اللہ نے مناسک الحج والعمرۃ (21) میں اسے قوي کہا ہے.

پھر دائيں جانب چلے اور بیت اللہ کواپنی بائيں جانب رکھے اورجب رکن یمانی (یہ حجر کی بعد تیسرا کونہ ہے) کا استلام کرے رکن یمانی کا نہ توبوسہ لے اور نہ ہی وہاں تکبیر کہے اور نہ اشارہ کرے اوراگراس کا استلام بھی نہ کرسکے یعنی اسے ہاتھ نہ لگا سکے تووہاں سے آگے چل دے اوراس پر رش نہ کرے ، رکن یمانی اور حجراسود کے درمیان مندرجہ ذیل دعا پڑھے :

:{ربنا آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار}.اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی نیکی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے نجات دے. سنن ابوداود، علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابوداود(1666) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

جب بھی حجر اسود کے پاس سے گزرے تواس کے سامنے آکر تکبیر کہے ، اورباقی طواف میں اسے جو دعا پسند ہووہ کرے یا اللہ کا ذکر کرے اوریا پھر قرآن مجید کی تلاوت کرے کیونکہ طواف اللہ تعالی کے ذکر کے لیے بنایا گیا ہے.

اورمرد کے لیے اس طواف میں دوچیزیں کرنا ضروري ہیں :

اول : ان میں سے ایک تواضطباع ہے یہ طواف کی ابتدا سے لیکراس کے اختتام تک ہوگا ، اضطباع یہ ہے کہ مرد اپنا دایاں کندھا ننگا کرلے وہ اس طرح کہ چادر کا درمیانہ حصہ اپنے دائيں کندھے کے نیچے رکھے اوردونوں کنارے بائيں کندھے پرہوں ، اورجب طواف مکمل کرلے توچادر کوطواف سے پہلے والی حالت میں ہی کرلے کیونکہ اضطباع صرف طواف کے لیے ہے.

دوم : دوسری چیز طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل کرنا ضروري ہے ، رمل یہ ہے کہ چھوٹے چھوٹے قدموں کے ساتھ تیز تیز چلا جائے ، اورباقی چار چکروں میں رمل نہیں بلکہ وہ عام عادت کے مطابق ہی چلے.

جب طواف کے سات چکر پورے کرچکے تواپنا دایاں کندھا ڈھانپ لے اورمقام ابراھیم کی جانب جائے اوریہ آیت پڑھے:{ وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى }.اورمقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ، پھر مقام ابراھیم کے پیچھے دورکعت ادا کرے پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الکافرون قل یا ایھا الکافرون اوردوسري رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد قل ھواللہ احد پڑھے ، پھر نماز سے فارغ ہوکر حجر اسود کے پاس جائے اوراگر میسر ہوسکے تواس کا استلام کرے ، یہاں صرف استلام کرنا ہی مشروع ہے ، اوراگر استلام کرنا ممکن نہ ہو تووہاں سے چل نکلے اورحجر اسود کی جانب اشارہ نہ کرے.

سوم : سعی

پھر سعی کرنے کے لیے صفا مروہ کی جانب جائے اوریہ آیت پڑھے:{إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَائِرِ اللَّهِ}.یقینا صفا اورمروہ اللہ تعالی کی نشانیوں میں سے ہیں، اوریہ کہے ہم وہاں سے ابتدا کرتے ہیں جہاں سے اللہ تعالی نے ابتدا کی ، اورپھر صفا پرچڑھے حتی کہ کعبہ نظر آنے لگے اورقبلہ رخ ہوکر ہاتھ اٹھائے اوراللہ تعالی کی حمدوثنا بیان کرکے جوچاہے دعا کرے ، یہاں پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے : (لاإله إلا الله وحده لا شريك له, له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير. لا إله إلا الله وحده أنجز وعده، ونصر عبده، وهزم الأحزاب وحده) اللہ تعالی کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ، اسی کے لیے ملک ہے اسی کے لیے تعریف ، وہی زندہ کرتا ہے اورمارتا ہے ، اوروہ ہرچيز پرقادر ہے ، اللہ تعالی کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے جس نے اپنا وعدہ پورا کیا اوراپنے بندے کی مدد فرمائی اورتنہا ہی تمام جماعتوں کوشکست دي. صحیح مسلم حدیث نمبر (1218)

یہ تین بار دھرائے اوراس کے مابین دعا بھی کرے یعنی وہ مندرجہ بالا کلمات کرنے کے بعد دعا کرے اورپھر دوسري بار یہی کلمات ادا کرکے دعا کرے اورپھر تیسري بار کلمات ادا کرکے مروہ کی جانب روانہ ہوجائے اورتیسري باریہ کلمات ادا کرنے کے بعد دعا نہ کرے.

اور جب سبز ستونوں کے پاس پہنچے تو حسب استطاعت تیزي سے دوڑ لگائے اور کسی دوسرے کو تکلیف واذیت نہ دے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا مروہ کے مابین سعی کی اور فرمایا : ابطح دوڑے بغیر طے نہ کی جائے سنن ابن ماجہ علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابن ماجہ (2419) میں اسے صحیح قرار دیا ہے .

اور ابطح وہ مسافت ہے جواس وقت دو سبز ستونوں کے مابین ہے .

جب دوسرے سبز ستون کے پاس پہنچے تو عام حالت میں چلنا شروع کردے حتی کہ مروہ پر پہنچ جائے اور مروہ پر چڑھنے کے بعد قبلہ رخ ہو اور ہاتھ اٹھا کر وہی کلمات کہے جو صفا پر کہے تھے اور پھر مروہ سے نیچے اترنے کے بعد چلنے والی جگہ پر چلے اور دوڑنے والی جگہ پر دوڑ لگائے ، اور جب صفا پر پہنچے توجس طرح پہلے کیا تھا اسی طرح اس بار بھی کرے ، اور اسی طرح مروہ پر حتی کہ سات چکر مکمل کرے ، اس کا صفا سے مروہ جانا ایک چکر اور مروہ سے صفا واپس آنا دوسرا چکر ہے ، سعی کرنے والا اپنی سعی میں جو چاہے دعا کرسکتا ہے اور قرآن کی تلاوت بھی کرسکتا ہے .

تنبیہ :

فرمان باري تعالی : {إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَائِرِ اللَّهِ} یقینا صفا اور مروہ اللہ تعالی کی نشانیوں میں سے ہیں ، یہ آیت سعی کرنے والا صرف اس وقت پڑھے گا جب وہ سعی کے لیے صفا کے قریب پہنچے اور صرف سعی کی ابتدا میں پڑھی جائے گی ، ہر بار صفا پر آنے کے وقت یہ آیت پڑھنی مستحب نہیں جیسا کہ بعض لوگ کرتے بھی ہیں .

چہارم : سر منڈانا یا بال چھوٹے کروانا :

جب سعی کے سات چکر مکمل کرچکے تو مرد اپنے پورے سر کو منڈائے ، یا پھر اپنے بال چھوٹے کروائے .

پورے سر کو منڈوانا ضروري ہے اور اسی طرح پورے سر کے ہر جانب سے سب بال چھوٹے کروانا ضروري ہیں لیکن سر منڈانا افضل ہے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر منڈانے والوں کے لیے تین بار اور بال چھوٹے کروانے والوں کے لیے ایک بار دعا فرمائی ہے . صحیح مسلم حدیث نمبر (1303).

لیکن عورت اپنے بال انگلی کے ایک پورے جتنے بال کاٹے گی.

تو اس طرح عمرہ کے اعمال مکمل ہوچکے تو اس طرح عمرہ احرام ، طواف ، سعی اور سر منڈانا یا بال چھوٹے کروانے کو عمرہ کہا جائے گا.

اللہ تعالی سے ہماري دعا ہے کہ وہ ہمیں اعمال صالحہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے ، اور ہمارے اعمال قبول فرمائے یقینا وہ قریب اور دعائیں قبول کرنے والا ہے .

دیکھیں : کتاب مناسک الحج والعمرۃ للالبانی , اور کتاب صفۃ الحج والعمرۃ و کتاب المنہج لمرید الحج تالیف ابن عثیمین رحمہم اللہ تعالی.

واللہ اعلم.